

خطاب: درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الہی

نیودہلی، ہندوستان

السلام علیکم!

ہمارا پاکستان سے انڈیا میں آنے کا مقصد کوئی سیاست نہیں، کسی فرقے کی دل آزاری نہیں ہے۔ ہر ملک میں، ہر شہر میں، ہر گھر میں کچھ دل والے ہوتے ہیں۔ ان کو زکانا مقصد ہے اور دل کی آوازان کے دلوں تک پہنچانا مقصود ہے۔ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں دو طرح کا علم تھا۔ اک شریعت، زبان والوں کے لیے۔ اک طریقت، دل والوں کے لیے۔ جن لوگوں نے آپ کے زمانے میں صرف شریعت پر اکتفا کیا، انہیں میں سے کوئی خوارج ہوا اور کوئی منافق ہوا۔ اور جن لوگوں نے وہ دل والا علم بھی حاصل کیا وہ تو صحابی یا رسول اللہ کہلانے اور ولیوں سے اعلیٰ مقام بھی حاصل کر کے چلے گئے۔ وہ لوگ جن لوگوں نے دل والا علم حاصل کیا وہی خواجہ صاحبؒ بنے اور وہی داتا صاحبؒ بنے۔ اب ظاہری علم کی تشریع ضروری نہیں ہے۔ وہ سارے جانتے ہو۔ وہ دل والا علم جس کو مسلمان بھول گیا، اب اسکی تشریع کرتے ہیں:

لوگ کہتے ہیں: (کہ) یہ درویش کہتے ہیں، یہ دل اللہ کرتا ہے۔ وہ (لوگ) کہتے ہیں ان (درویشوں) کا خیال ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ دل اللہ کرتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ یہ جو دل ہے نا بھی اللہ کرتا ہے۔ دو طرح کی تسبیح ہے۔ اک ظاہری تسبیح ہے وہ جو بازاروں میں بکتی ہے۔ وہ جو ٹک ٹک کرتی ہے اس کے ساتھ اللہ اللہ ملاتے ہیں۔ اک تسبیح تمہارے اندر لگی ہوئی ہے۔ وہ بھی ٹک ٹک کرتی ہے۔ اہل دل اسکے ساتھ اللہ اللہ ملاتے ہیں۔ جس طرح پھر پھر سے ٹکراتا ہے چنگاری اٹھتی ہے، لوہا لوہے سے ٹکراتا ہے چنگاری اٹھتی ہے۔ اللہ اللہ سے ٹکراتا ہے تو نور بنتا ہے۔ لیکن یہ جو (ظاہری تسبیح سے) نور بنتا ہے یہ تمہاری انگلیوں میں ہے۔ یہ تمہارے حساب کتاب میں لکھ دیا جائے گا۔ کام آیا (تو) یوم حشر میں کام آئے گا۔ اسی طرح کی تسبیح تمہارے اندر لگی ہوئی ہے۔ وہ بھی ٹک ٹک کرتی ہے۔ اس کے ساتھ پھر اللہ اللہ ملاتے ہیں۔ جب اس کے ساتھ اللہ اللہ ملاتے ہیں تو اس کے ساتھ جو رُگر الگتا ہے۔ وہ جو نور بنتا ہے وہ سیدھا خون میں چلا جاتا ہے۔ خون سے ہوتا ہوا تمہاری نسوں میں چلا جاتا ہے۔ نسوں سے ہوتا ہوا تمہاری روح تک پہنچ جاتا ہے۔ جب روحوں تک جاتا ہے تو روحیں بیدار ہو کر اللہ اللہ کرنا شرع کردیتی ہیں۔ پھر تم سوتے رہنا اللہ اللہ ہوتی رہے گے۔ خواب میں بھی اللہ اللہ، قبر میں بھی اللہ اور یوم محشر تک اللہ ہوتی رہے گے۔

دو طرح کی شریعت ہے۔ ایک شریعت محمدی ہے، ایک شریعت احمدی ہے۔ تم لوگ شریعت محمدی سے واقف ہو شریعت احمدی سے واقف نہیں۔ حضور پاک ﷺ کے جسم مبارک کا نام محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ آپ ﷺ کی روح مبارک کا نام احمد تھا۔ آپ ﷺ کی ایک روح ہے یہاں (سینے کے درمیان میں) اسکو اخفا بولتے ہیں اسکا نام احمد تھا۔ اور ایک اور روح ہے جسکو انا بولتے ہیں دماغ میں ہے اسکا نام محمود تھا۔ یہ سات روحلیں تمہارے اندر موجود ہیں ان کو لاطائف بولتے ہیں۔ جب یہ نور دل میں

جاتا ہے تو پھر دوسری مخلوق وہ اللہ اللہ کرنا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر تیرسی، چوتھی، پانچھویں، چھٹی، ساتوں مخلوقیں اللہ اللہ کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ تو پھر یہی مسجد یہی کعبہ، یہی گل گزار جنت ہے۔ جب حضور پاک ﷺ شبِ معراج میں گئے۔ اوپر جانے سے پہلے آپ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھائی تھی۔ جس میں سب نبیوں، ولیوں کی ارواح شامل تھیں۔ پھر جب آپ ﷺ اوپر گئے نیچے نماز پڑھا کے گئے تھے نا؟ تو اور نماز کون تی مل تھی؟ وہ جو پڑھا کر گئے تھے وہ پاکوں کی نماز تھی۔ وہ جو اور پرملی وہ ناپاکوں کے لیے تھی تاکہ وہ ان کو پاک کرے۔ اگر آج تمہاری روح بھی اس قابل ہو جائے تو تم کو بھی وہ نماز میسر ہو سکتی ہے۔ اسکو روحانی نماز کہتے ہیں۔ وہ اس وقت تک سر ہی نہیں اٹھاتے جب تک اللہ جواب نہ دے لیک یا عبدی۔ انسان کے، اندر مٹی کا بنایا، مٹی کوئی ناپاک نہیں تھی۔ باقی چھ مخلوقیں ڈالیں۔ وہ بھی کوئی ناپاک نہیں تھیں۔ جب اس میں وہ نفس ڈالا گیا تو پھر یہ جسم ناپاک ہوا۔ اس کے لیے بلے شاہ نے فرمایا

اس نفس پلیت نے پلیت کیتا اسان منڈوں پلیت ناسیں

جب یہ نفس اندر آب اتو ناپاک ہوانا، توجہ وہ نور اندر جاتا ہے تو وہ نفس پاک ہوتا ہے۔ توجہ وہ نفس پاک ہوتا ہے اس وقت تو بھی پاک ہو گیانا۔ اب تو نماز پڑھتا ہے قرآن پڑھتا ہے، تیرے اندر نہیں اترتا ہے۔ وہ نفس ناپاک ہے نا! جب تیرا نفس پاک ہو جائے گا پھر نماز بھی اندر، قرآن بھی اندر۔ یہ جو نفس ہے اس کی کتے کی طرح شکل ہے۔ یہ کالے کتے کی طرح ہے۔ ذکر کے نور اسکی شکل سفید کتے کی طرح ہو جاتی ہے۔ پھر ذکر کے نور سے اسکی شکل بیل کی طرح ہو جاتی ہے۔ پھر ذکر کے نور اسکی شکل بکرے کی طرح ہو جاتی ہے۔ پھر ذکر کے نور سے وہ تمہاری شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر تم ذکر کرو گے ساتھ یہ بھی جھوٹے گا۔ نماز پڑھو گے ساتھ یہ بھی نماز پڑھے گا۔ اس وقت اس کو پکڑ کر حضور پاک ﷺ کی محفل میں لے جاتے ہیں۔ پھر حضور پاک ﷺ اور حاضرین عش عش کراٹھتے ہیں۔ آفرین ہے اسکے اوپر اور اسکے مرشد کے اوپر۔ کتے کو انسان بنایا، پاک کیا، میری محفل میں لے آیا۔ اسکو بولتے ہیں نفس مطمئنہ۔ اگر تمہارا نفس مطمئنہ نہیں ہے، (تو پھر) نفس امارہ ہے۔ آج مسلمانوں میں 72 فرقے بن گئے ہیں۔ ایک دوسرے کو کافرو زنداق کہہ رہے ہیں۔ وہ کیوں کہہ رہے ہیں؟ وہ نفس امارہ کی وجہ سے کہہ رہے ہیں۔ اور یقین کرو جب تک یہ تمہارا نفس پاک نہیں ہوتا تمہاری نمازوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ نماز میں تین قسم کی ہیں:

اک نماز صورت ہے، اک نماز حقیقت ہے، اک نماز عشق ہے۔

نماز صورت کیا ہے؟ بہتر (72) فرقے والے نماز صورت ہی پڑھتے ہیں۔

قرآن فرماتا ہے اُن نمازوں کے لیے بتا ہی ہے جو نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ ان کی نماز دکھاوائے۔ دکھاوائیسے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو فرمایا قل هو الله احد کہہ دیجئے اللہ ایک ہے۔ آپ ﷺ نے آمین کہا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو کہا کہہ دو اللہ ایک ہے۔ جنہوں نے آمین کہا مسلمان ہوئے، جنہوں نے جیل جھٹ کری منافق، جنہوں نے نہیں مانا کافر۔ اب تم کس کو کہتے ہو؟ روزانہ کہتے ہو ہر نماز میں کہتے ہو اللہ ایک ہے۔ تم اپنے دل کو کہتے ہو کہہ دے اللہ ایک ہے۔ وہ جواب دیتا ہے گھر میں آٹا نہیں ہے۔ تو پھر کہتے ہو اللہ الصمد اللہ بے نیاز ہے دل کہتا ہے نہیں بیوی بیوار ہے۔ لم یلد ولم یولد دل کہتا ہے ڈیوٹی سے

لیٹ ہو گیا ہے، چل۔ کافروں کی زبان اقرار نہیں کرتی، منافقوں کے دل تصدیق نہیں کرتے اور فاسقوں کے جسم عمل نہیں کرتے۔ یہ نماز صورت ہے اس نماز کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اور نماز حقيقة کیا ہے؟ اس کے لیے ہے کہ لا صلوٰۃ الا بحضور قلب دل کی حاضری کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔ اس دل میں سب سے پہلے تمہیں اللہ اللہ سیکھنا ہوگا۔ یہ جتنے بھی یہاں ولی اللہ بنے ہیں نا سب نے اللہ اللہ سیکھی ہے۔ اپنے دل کی دھڑکنوں کو اللہ اللہ میں لگایا۔ اپنی روحوں کو اللہ میں لگایا۔ پھر یہ کام کانج بھی کرتے رہے اللہ اللہ ہوتی رہی۔ دست کار میں دل یار میں۔ رسالہ، گاڑی یہ بھی تم چلاتے رہو واللہ اللہ ہوتی رہے گی۔

پھر تم نماز پڑھو گے پھر بھی اللہ ہوتی رہے گی۔ اس وقت زبان کہے گی کہہ دے اللہ ایک ہے دل کہے گا اللہ ہی اللہ۔ اللہ الصمد دل کہے گا اللہ ہی اللہ۔ لم یلد و لم یولد دل کہے گا اللہ ہی اللہ۔ اب زبان اقرار کر رہی ہے، دل تصدیق کر رہا ہے اور جسم عمل کر رہا ہے۔ زبان ذکر مفصل میں ہے اور دل ذکر محمل میں ہے۔ زبان دلیل سے منوار ہی ہے کہ کہہ دے اللہ ایک ہے۔ دل بغیر دلیل کے مان رہا ہے کہ اللہ ہی اللہ۔ زبان کا تصرف ہے۔ یہاں بولتے ہو امریکہ والے سنتے ہیں اور دل کا تصرف ہے یہاں گونجتا ہے تو عرشِ معلیٰ والے سنتے ہیں۔ ہاں! تمہاری نماز کو یہ دل عرشِ معلیٰ میں پہنچائے گا۔ یہ نماز مومن کا معراج ہے۔

پھر آگے نماز عشق ہے یہ جب تمہاری رو جیں بیدار ہو جائیں گی۔ تم نے دیکھا ہوگا خواب میں سوتے ہوئے دوسرے شہر میں گھومتے ہو۔ وہ تم نہیں ہوتے ہو۔ تمہارے اندر کی اک مخلوق ہوتی ہے۔ وہ اک مخلوق لطیفہ نفس ہے۔ وہ ہر کسی کا طاقتور ہوتا ہے۔ وہ خواب میں نکل کر شیطانوں میں گھومتا رہتا ہے۔ جب وہ دوسری رو جیں بھی نور کی طاقت سے طاقت پکڑ جاتی ہیں تو وہ بھی اس جسم سے خواب میں نکلتی ہیں۔ وہ شیطان شیطانوں میں، یہ نورانی چیزیں سیدھی نوریوں میں جاتی ہیں۔ سب سے پہلے حضور پاک ﷺ کے قدموں میں جا کے گرتی ہیں۔ اس وقت بلے شاہؑ نے فرمایا

لوکی پنج ویلے تے عاشق ہرو یلے لوکی مسیتی ، عاشق قدماں

کہ یہ جو لوگ پانچ وقت رب کو یاد کرتے ہیں۔ نماز بھی رب کی یاد ہے۔ ان کی انتہا مسجد ہے۔ باجماعت ہو جائیں گے اور کیا کریں گے؟ لیکن جو اس (قلب) کے ساتھ ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں وہ تو حضور پاک ﷺ کے قدموں تک پہنچ جائیں گے۔ تو پھر وہاں حضور پاک ﷺ کے قدموں میں جب پہنچے تو وہاں نماز بھی ہوتی ہے۔ تلاوتیں بھی ہوتی ہیں۔ وہ نماز عشق ہے۔ روح ادھر نماز پڑھ رہی ہے اور جسم ادھر نماز پڑھ رہا ہے۔

اب تھوڑا سا اس کا طریقہ بتا دوں، ٹائم مجھے مختصر ملا ہے۔

اب لوگ اللہ اللہ کرتے ہیں۔ آپ ساری عمر اللہ اللہ کرتے ہیں۔ آپ عابد ہیں، ولی نہیں بن سکتے۔ مومن بھی نہیں بن سکتے۔ کیونکہ سورت الحجرات میں ہے اعراب نے کہا ہم ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کہو صرف اسلام لائے۔ مومن تب بنو گے جب نور تمہارے اندر اترے گا۔ اب آپ اللہ اللہ کریں عبادت ہے، روحانیت تو نہیں ہے۔ اس اللہ کو اپنے اندر جذب کرنا ہے، تب روحانیت ہے نا۔

اس کے لیے روزانہ 66 مرتبہ کاغذ کے اوپر اللہ لکھتے ہیں۔ جب بھی آپ کو وقت ملے کاغذ کے اوپر 66 مرتبہ اللہ لکھیں۔ اب تھوڑے دن لکھیں گے کہ ایک دن آئے گا آپ جو کاغذ پر لکھتے تھے وہ آپ کی آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائے گا۔ دوسرا طریقہ زیرو کے بلب پر پیلے رنگ سے اللہ لکھیں۔ اس کو سوتے وقت دیکھتے رہیں۔ جب تک نیند نہ آئے اسکو دیکھتے ہیں۔ ایک دن آئے گا، ہی لفظ اللہ آنکھوں پر تیرتا ہوا نظر آئے گا۔

جب آنکھوں پر تیرتا نظر آئے پھر لکھنا دیکھنا بند کر دیں۔ پھر آنکھوں سے، توجہ سے، اسکو دل پر اتاریں۔ وہی لفظ جو کاغذ پر تھا وہ دل پر لکھا نظر آئے گا۔ قرآن مجید فرماتا ہے: کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر ایمان لکھ دیا۔ یہ پولیس کی مہر تو پولیس والا، اللہ لکھا گیا تو اللہ والا۔ جب یہ اللہ کا تصور آئے گا تو دل کی دھڑکن تیز ہو جائے گی۔ ٹک ٹک، ٹک ٹک کے ساتھ اللہ ھو ملائیں۔ اک (ٹک) کے ساتھ اللہ اک (ٹک) کے ساتھ ھو۔ گھڑی گھڑی اس طرح کریں۔ تو دل کی دھڑکنیں اللہ ھو میں تبدیل ہو جائیں گی۔ رات کو سونے لگیں، انگلی کو قلم تصور کریں کہ میں اپنے دل پر تصور سے اللہ لکھ رہا ہوں۔ اور جن ہستیوں کے پاس بیٹھے ہوانے سے فیض حاصل کرو۔ تم ان سے روحانی فیض حاصل نہیں کر رہے۔ دنیاوی فیض کے لیے آتے ہو۔ اور خیال کرو کہ خواجہ ناظم الدین اولیاء میری انگلی کو پکڑ کے میرے دل پر اللہ لکھ رہے ہیں۔ پھر انشاء اللہ ایک دن آئے گا کہ تمہارے دل پر اللہ لکھا نظر آئے گا۔ صحح اُٹھو، وضو ہے یا نہیں ہے پرواہ نہیں۔ اس دل کا وضو پانی سے نہیں ہوتا۔ ذکر خفی کرتے رہو۔ جب تک دل کی دھڑکن سے (اللہ اللہ) نہیں ملتا اسکو ذکر خفی کہتے ہیں۔ جب دل کی دھڑکن سے ملتا ہے اسکو ذکر قلبی کہتے ہیں۔

آج تمہارا طریقت میں پہلا قدم ہے۔ آج تمہاری گاڑی اللہ کی طرف چل پڑی۔ تو پھر اللہ اللہ کرتے کرتے جب وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے (تو) وہ حقیقت ہے۔ حقیقت کا تعلق ان نظروں سے ہے۔ کوئی ایسا کام کرو جس سے دل دھڑکے۔ بھلے ورزش کرو بھلے اللہ ھو کی ضربیں لگاؤ۔ جس سے دل دھڑکے، دھڑکن کے ساتھ اللہ ھو ملاؤ۔ کبھی کبھی نبض پر ہاتھ رکھو۔ جب نبض دھڑکے اس کے ساتھ اللہ ھو ملاؤ۔ کہ یہ اللہ ھو نبض کے ذریعے میرے دل میں جا رہا ہے۔ یہ اللہ ھو جل جلالی بھی ہے۔ لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ اگر جلالت پیدا ہو، گرمی پیدا ہو تو درود شریف پڑھو۔ وہ ٹھنڈا کر دے گا۔ پھر آپ اللہ ھو کرو پھر جلالت آتی ہے۔ درود شریف پڑھو۔ اک دن درود شریف اور لفظ اللہ اک ہو جائے گا۔ نہ جلال نہ جمال۔ یہ اسکا طریقہ ہے۔ اس کے لیے اجازت ہوتی ہے۔

اجازت کا مقصد یہ ہوتا ہے (کہ) آپ یہاں تہجد پڑھتے ہیں۔ شیطان ایک کونے میں کھڑا ہنستا رہتا ہے۔ او! تھکتا رہ، تیرا دل تو میرے ہاتھ میں ہے نا۔ جب جی چاہے گا موز دلوں گا۔ اور اک دن تمہیں شکایت ہوئی کہ بڑا تہجد گزار تھا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں فرض نماز نہیں پڑھ سکتا۔ وہ شیطان نے دل موز دیانا۔ جب انسان اس اللہ کو اپنے دل میں بسانے کی کوشش کرتا ہے۔ شیطان سوچتا ہے (کہ) اگر یہ اللہ اس کے اندر چلا گیا تو یہ ساری عمر کے لیے میرے ہاتھوں سے گیا۔ بازیزید بسطامی رحمۃ اللہ جوانی کے ایام میں جنگل میں چلے گئے۔ جب باقی عبادت کرتے، شیطان دیکھتا رہتا۔ لیکن جب وہ اللہ ھو کا ذکر کرتے تو شیطان قریب آ کر ان کو ستاتا۔ روشن ضمیر ہو گئے تھے۔ اک دن ڈنڈا لے کر اسکے پیچھے بھاگے (کہ) آج اسکو ماروں گا۔ آواز آئی اے بازیزید یہ ڈنڈوں سے نہیں مرتا۔ یہ اللہ کے نور سے جلتا ہے۔ اتنا ذکر کرنا تذاکر کر کہ تو نور علی نور ہو جائے۔ جب بازیزید بسطامی نور علی نور ہو گئے تو شہر بسطام سے جادو گر بھی چلے

گئے۔ اب ہمارا عمل اثر نہیں کرتا۔ شیطان کے پاس شیطانی فوج ہے۔ وہ حکم دیتا ہے (کہ) جاؤ اسے تباہ و برباد کرو۔ یہ اللہ اسکے اندر نہ جائے۔ ورنہ یہ ساری عمر کے لیے گیا۔

اب تمہارے پاس ایک جن بھی نہیں ہے کہ اسکا مقابلہ کرو۔ جہاں سے اسکی اجازت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی رحمانی فوج دیتا ہے۔ شیطانی فوج تم پر ٹوٹ پڑی (تو وہ) رحمانی فوج اُن پر ٹوٹ پڑی۔ وہ رحمانی فوج اس وقت تمہارا ساتھ دے گی، جب تک رحمان تمہارے اندر جاگ نہیں اٹھتا۔ پھر بندہ نہیں بندہ نواز بن گئے۔ غریب نہیں غریب نواز بن گئے۔ یہ..... اس کی اجازت ہے۔ اس کے لیے اگر کوئی اجازت لینا چاہے؟ کوئی پیری مریدی نہیں ہے۔ کوئی نذرانہ نہیں ہے۔ اک اللہ، رسول کا حکم ہے جو تم کو سنارہ ہے ہیں۔ اگر تم یہ مشقیں کرو گے، انشاء اللہ اپنے ساتھ پاؤ گے۔ تو اس کے لیے اگر کوئی صاحب اجازت لینا چاہیں تو میری زبان کے ساتھ اللہ ہو پڑھیں گے۔ اجازت ہو جائے گی۔ دربار پر آکر پریکلش کریں۔ انشاء اللہ ان کو کامیابی مل جائے گی۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ بھی جس کو جی چاہے پڑھے یا نہ پڑھے..... اجازت لے لیں۔

الله هو الله هو الله هو الله هو الله هو الله هو



انجمن سرفروشان اسلام، انٹرنسیشن

